

نماز

اسلام میں نماز ایک ایسی عبادت ہے، جو امیر و غریب، بوڑھے اور جوان، مرد اور عورت، بیمار و تندرست، سب پر یکساں فرض ہے۔ یہی وہ عبادت ہے جو کسی شخص سے کسی حال میں ساقط نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شخص اس فرض کو کھڑے ہو کر نہیں ادا کر سکتا تو بیٹھ کر ادا کرے، اگر اس کی بھی قدرت نہیں رکھتا تو لیٹ کر ادا کرے۔ اگر منہ سے نہیں بول سکتا تو اشاروں سے ادا کرے۔ اگر رُک کر نہیں پڑھ سکتا تو چلتے ہوئے پڑھے۔ اگر سواری پر ہو اور اسے روک کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو جس طرف وہ چلے اسی رخ پڑھے¹

اور یہ عبادت صرف اس امت پر فرض نہیں کی گئی بلکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کچھ انبیاء کرامؑ کے تذکرے کے بعد فرمایا:

وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ²

"اور ہم نے انہیں وحی کے ذریعے یہ حکم دیا کہ نیکی کے کام کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور وہ تھے ہی میرے عبادت گزار بندے"

اس امت کو نماز کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ³ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"

ایک اور آیت میں نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ⁴ اور نماز قائم کر، بیشک نماز بے حیائی اور برے کام سے روکتی ہے"

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام اور کفر کے درمیان فرق ترک نماز ہے⁵ اور یہ بھی فرمایا کہ دین کی اصل اسلام (یعنی توحید و رسالت کا اقرار) ہے اور اس کا ستون نماز ہے، اور آپ ﷺ نے نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک بھی قرار دیا⁶

نماز کے انسانی زندگی پر (جسمانی، روحانی، سماجی) اثرات

تہذیب و شائستگی

نماز میں پہلی شرط پاکائی ہے کہ جسم، لباس، جائے نماز پاک و صاف ہو، انسان کے جسم کا ستر والا حصہ پوشیدہ ہو۔ اور دن میں پانچ اوقات ان چیزوں کی پابندی انسان میں صفائی و ستھرائی کی حس بیدار کرتی ہے اور انسان کو مہذب و شائستہ بناتی ہے۔ عرب جو تہذیب و شائستگی سے کوسوں دور تھے جو مسجد و مجلس میں پیشاب کرنے میں عار نہیں سمجھتے تھے، انہیں مہذب و شائستہ بنانے میں نماز نے بہت بڑا کردار ادا کیا۔

اللہ سے قرب و روحانی رشتے کا ذریعہ

نماز میں قبلہ رخ ہو کر خدا کے حضور میں عاجزی و انکساری کے ساتھ باادب کھڑے رہنا، پھر تکبیر تحریمہ کے بعد قرآنی آیات، دعائیں اور تسبیحات

¹ ندوی سلیمان، سیرت النبی جلد 5 ص 37

² سورہ الانبیاء، آیت 73

³ سورہ النور، آیت 56

⁴ سورہ العنکبوت، آیت 45

⁵ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ ج نمبر 569

⁶ مخور شید احمد، اسلامی نظریہ حیات، ص 314

پڑھنا، قیام، رکوع، سجدہ و قعدہ کی صورت میں بادب بیٹھنا، اور خدا کے ساتھ براہ راست ہم کلام ہونا، یہ ساری کیفیات انسان کو خدا کے قریب تر کر دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا روحانی رشتہ جوڑ دیتی ہیں۔ خدا کی محبت اور خشیت انسان کے دل میں پیدا کر دیتی ہیں، جو انسان کی عملی زندگی میں اسے نیکی پر آمادہ کرتی ہیں اور بدی سے روکتی ہیں۔ تبھی تو نماز کو مؤمن کی معراج قرار دیا گیا کہ جس طرح شبِ معراج رسول اللہ ﷺ خدا سے براہ راست ہم کلام ہوئے تھے اسی طرح ایک مؤمن دن میں پانچ مرتبہ خدا سے ہم کلام ہوتا ہے اور اس کے ساتھ راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے اور اپنا روحانی رشتہ اس سے استوار کرتا ہے۔ اور یہی چیز عبادت کی اصل روح ہے۔

مقصدِ حیات کی یاد دہانی

انسان کا مقصدِ حیات یہ ہے کہ وہ ہمیشہ خدا کا بندہ بن کر رہے اور اس کی بندگی میں اپنی زندگی گزار دے۔ روزانہ پانچ اوقات پابندی کے ساتھ اس عبادت کی ادائیگی انسان کو مقصدِ حیات کی یاد دلاتی رہتی ہے کہ وہ بندہ خدا ہے۔ اور اس کی اس حس کو بیدار کرنے میں نماز بہت اہم کردار ادا کرتی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: **وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي**⁷ "نماز قائم کرو میری یاد کے لیے" اس کا مطلب نماز انسان کو ہمیشہ خدا کی معبودیت اور اپنی عبدیت یاد دلاتی رہتی ہے۔

ضبطِ نفس

طبعی طور پر انسانی نفس آرام پسند و تفریح طلب ہے۔ وہ کسی پابندی، تکلیف، مشقت و ذمہ داری کو قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہوتا، جبکہ اس دنیا میں کامیابی و کامرانی صرف ان لوگوں کے حصے میں آتی ہے جو اپنے نفس پر قابو پاتے ہیں، اور اسے اس کی خواہشات کے بجائے اپنی مرضی پر چلاتے ہیں۔ جب تک انسان اپنے نفس پر قابو نہ پالے اس وقت تک وہ کوئی اہم کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتا۔ نماز کی جو شرائط و ارکان ہیں مثلاً "وضوء یا جسمانی پاکائی، لباس کی پاکائی، وقت کی پابندی، مخصوص دعائیں و تسبیحات، پانچ اوقات اپنے آرام، کاروبار اور اہم مشغولیات کو چھوڑ کر مسجد یا جائے نماز کی طرف آنا، پھر صبر و استقامت کے ساتھ ارکان نماز کی ادائیگی" یہ تمام چیزیں انسان کو اپنے نفس کی خواہشات پر قابو پانے میں بہت مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اور پھر ان کا اثر انسان کی عملی زندگی میں بھی نظر آتا ہے۔

قانون و نظم و نسق کی پابندی

سماجی و اجتماعی نظام زندگی میں انسان کا فرض شناس، قانون کا پابند اور منظم ہونا بہت ضروری ہے، کیونکہ کوئی بھی قوم اس وقت تک مہذب، شائستہ و ترقی یافتہ قوم نہیں بن سکتی جب تک وہ قانون کی پابند اور اپنے امیر کی اطاعت میں منظم نہ ہو۔ ذمہ داری کے ساتھ ارکان نماز کی پابندی، اور ایک امام کے پیچھے باجماعت نماز کی ادائیگی انسان کو فرض شناس، قانون کا پابند، ذمہ دار اور منظم بنانے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

انسانی مساوات

اسلام انسانی مساوات کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے بلکہ انسانی مساوات کا نعرہ سب سے پہلے اسلام نے ہی بلند کیا۔ نماز انسانی مساوات کی عملی تصویر ہے۔ نماز میں حاکم و محکوم، امیر و غریب، مالک و ملازم، گور و کالا، سارے ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ جو پہلے آیا، چاہے امیر ہو یا غریب، پہلی صف میں کھڑا ہوگا، اسے کوئی بھی پیچھے نہیں کر سکتا اور جو بعد میں آیا، چاہے امیر ہو یا غریب، پچھلی صف میں کھڑا ہوگا۔ اسے حق نہیں کہ کسی کو پیچھے دھکیل کر

خود آگے کھڑا ہو جائے۔ جہاں کسی نفرت و حسد کا گزر نہیں۔ اس طرح انسانی مساوات کی عملی تربیت نماز میں ہوتی ہے، جس کا اثر پھر انسان کی باقی زندگی میں بھی نظر آتا ہے۔

اجتماعی فوائد

اس میں کوئی شک نہیں کہ انفرادی نیکوکاری اپنی جگہ پر اہمیت رکھتی ہے مگر تنہا انفرادی نیکوکاری کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی جب تک کہ سوسائٹی میں بھی وہ ہی نیکوکاری یا سیرت موجود نہ ہو۔ انسان دنیا میں کوئی اہم کام تنہا سرانجام نہیں دے سکتا۔ اس کی ساری زندگی اپنے بھائی بندوں، دوستوں، ہمسایوں، معاملہ داروں اور ساتھیوں کے ساتھ ہزاروں قسم کے تعلقات میں جکڑی ہوئی ہے۔ اب اگر ایک انسان ایسے لوگوں کے درمیان گھرا رہے جو خدا کے قانون کو تسلیم ہی نہ کرتے ہوں یا اس کی نافرمانی پر تلے ہوئے ہوں تو اکیلے آدمی کے لیے اپنی زندگی میں اس قانون کو جاری کرنا دشوار ہو جائے گا، حالانکہ مسلمانوں کے ذمے کا کام نہ صرف یہ ہے کہ خدا کے قانون کو اپنی زندگی میں جاری کریں بلکہ پوری دنیا میں غالب و نافذ کریں۔ اس کام کے لیے آدھ ایک مسلمان کافی نہیں ہے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ سب مسلمان مل کر ایک جتنا بنیں اور پھر اس کام کے لیے کوشش کریں۔ نماز ہماری اس ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ وہ اس اجتماعی نظام کا پورا ڈھانچہ بناتی ہے، اسے قائم کرتی اور رکھتی ہے۔ اور اسے روزانہ پانچ مرتبہ حرکت میں لاتی ہے تاکہ وہ ایک مشین کی طرح چلتا رہے۔ اس لیے پانچ وقت نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اذان سنتے ہی کاروبار چھوڑ کر مسجد کی طرف آنے کا حکم ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی کوئی مہم درپیش آئے تو سارا گروہ ایک منظم جتھے کی صورت میں جمع ہو سکے اور اس کے لیے کام کر سکے۔ مسجد میں جب خوشحال و بد حال اکٹھے ہوں گے تو کسی کی پریشان حالی کو دیکھ کر خوشحال کے دل میں جذبہ ہمدردی کا پیدا ہونا فطری بات ہے۔ اس طرح نماز معاشرے کے پسماندہ لوگوں کی امداد کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ نماز میں امیر و غریب تمام اکٹھے ہوتے ہیں، جس سے طبقاتی امتیاز یا نسل، قبیلہ، رنگ اور وطن کی عصبیتیں ختم ہوتی ہیں۔ نماز کا امام کسی اچھے انسان کو بنانے کا حکم ہے جو علم و سیرت میں سب سے اعلیٰ ہو، جس پر تمام مقتدی یا اکثریت متفق ہو، پھر اس کی اطاعت کا حکم ہے۔ اس کے ذریعے مسلمانوں کو یہ تعلیم ملتی ہے کہ وہ اس چھوٹی سی مسجد سے جب باہر نکلیں تو اس وسیع زمین میں اپنا امام یعنی حکمران بھی ایسا باکمال شخص منتخب کریں، جس پر سب متفق ہوں یا غالب اکثریت متفق ہو، پھر اس کی مکمل اطاعت کریں۔ امام سے کوئی معمولی غلطی ہو جائے تو اس کی اصلاح کریں، لیکن اگر کوئی بڑی غلطی ہو جائے تو اسے امامت کے عہدے سے ہٹانے کا حکم ہے۔ یہی صورت حال اس وسیع زمین کے امام یعنی حکمران کی ہوگی کہ اگر اس سے کوئی معمولی کوتاہی سرزد ہو تو اس کی اصلاح کریں لیکن اگر بڑی غلطی کرے تو اسے حکمرانی سے ہٹادیں۔ نماز کے امام کو یہ حکم ہے کہ وہ قرأت، قیام، رکوع و سجود میں ضعیفوں، بزرگوں، محنت کشوں اور مسافروں کا خیال رکھے۔ قرأت اتنی لمبی نہ کرے کہ کچھ کے لیے تکلیف کا باعث بنے، اسی طرح ملک کا حکمران اپنی رعایا کے ہر طبقے کا خیال رکھے۔

نماز کے ایسے فوائد کی بنیاد پر اسے دین کا ستون قرار دیا گیا، جس کے قائم ہونے سے دین قائم ہے اور جس کے منہدم ہونے سے دین کی عمارت بھی منہدم ہو جاتی ہے۔⁸